اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم و بہ نستعین

نکاح بیاہ کے موقعہ پر بعض بے اعتدالیاں .... اور توجہ طلب امور

نکاح اسلامی شعائر میں سے ایک ہے اور یہ سماجی زندگی کے دیگر امور و معاملات میں سے ایک اہم معاملہ ہے قرآن کریم اور سنت مصطفوی میں عبادات کے بعد جن امور کا تفصیلی ذکر ملتا ہے نکاح وطلاق ان میں سے ایک ہے، کہ جس کی جزئیات تک بیان کردی گئی ہیں، منشائے شریعت اس تفصیل سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ نکاح کے معاملات کو کھول کر بیان کردیا جائے تاکہ مسلم معاشرہ میں ہونے والے نکاح زیادہ پائیدار زیادہ خوشگوار اور زیادہ ثمر بار ہوں۔ شریعتِ مطہرہ کی بیان کردہ جزئیات کو خاطر میں نہ لاکر اور من مرضی سے نکاح کے معاملات طے کرکے بہت سے خاندان پشیمان ہوتے ہیں اور پھر مختلف ذرائع سے اس پشیمانی کا علاج تلاش کرتے نظر آتے ہیں۔ حالانکہ اگر نکاح کی بات چلاتے وقت وہ قرآن وسنت کے بیان کردہ احکام کو پیشِ نظر رکھتے تو انہیں بعد میں پیش آمدہ صورت حال سے نمٹنے اور سکون کی تلاش میں عاملوں، قانونیوں اور معالجوں کے دروازوں پہ دستک دینے کی ضرورت پیش نہ آتی۔

نکاح کے سلسلہ میں جو بے اعتدالیاں ہمارے موجودہ معاشرہ میں رواج پا گئی ہیں ان میں سے ایک رشتہ کی تلاش میں اپنا اپنا معیار ہے، حالانکہ شریعتِ مطہرہ نے ہماری سہولت کے لئے یہ معیار خود متعین کردیا ہے تاہم اس میں بہت سے آپشن ہمارے لئے کھلے رکھے ہیں۔ رشتہ کی تلاش کا عمل اولاد کے بالغ ہونے پر شروع ہوجانا چاہئے اور اس سے قبل بھی ہو تو کوئی حرج نہیں مگر بلوغ پر مناسب رشتہ کی تلاش وجستجو والدین کی ذمہ داری ہے۔ رشتہ کا معیار جو شریعت مطہرہ نے مقرر کیا ہے بہت سادہ اور آسان ہے **فانكحوا ما طاب لكم من النساء** .... عورتوں میں سے جو عورتیں تمہیں اچھی لگیں ان سے نکاح کرو۔ گویا اصل معیار اچھائی ہے۔ بے اعتدالی کا پہلو اس میں یہ ہے کہ اچھائی کا معیار ہر ایک کا اپنا ہے اور بسا اوقات یہ معیار اتنا اونچا ہوتا ہے کہ والدین کو اس معیار کی تلاش میں برسوں گزر جاتے ہیں اور اولاد کے لئے اپنی خواہشات وجذبات کو قابو میں رکھنا محال ہوجاتا ہے، چنانچہ برائی پیدا ہوتی ہے، معاشرہ میں بدکاری کا عمل فروغ پاتا اور معاشرتی زندگی میں ابتری کا باعث بنتا ہے۔

دوسری بے اعتدالی یہیں سے جنم لیتی ہے اور وہ یہ کہ جوان لڑکیاں لڑکے انتظار کی گھڑیاں گنتے گنتے تھک جاتے ہیں تو ازخود اپنی خواہشات کی تکمیل کے لئے خفیہ شادی اور کورٹ میرج کا راستہ

☆ فرض وہ فعل ہے جسے کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہو اور جسے جان بوجھ کر ترک کرنا سخت گناہ ہے ☆

اختیار کرتے ہیں۔ جس سے خاندانی نظام متاثر ہوتا اور رنجشیں فروغ پاتی ہیں بعض والدین کو یہ عمل اس قدر ناگوار گزرتا ہے کہ وہ اولاد سے ناطہ توڑ لیتے ہیں اور بعض تو قتل تک کے درپے ہوتے ہیں۔

تیسری بے اعتدالی بھی پہلی دو بے اعتدالیوں کے نتیجہ ہی میں پیدا ہوتی ہے اور وہ ہے جوان اولاد کے شادی و نکاح کے از خود فیصلہ کے نتیجہ میں کفو کو نظر انداز کرنا، جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :

لا تنکحوا النساء الا الاکفاء.........یعنی اپنے (اکفاء) ہم پلہ لوگوں میں نکاح کرو۔ اب اگر ایک متمول تاجر کی بیٹی ایک معمولی پیشہ کے شخص مثلاً حجام، کفش دوز یا ڈرائیور کو چاہتے ہوئے اس سے خفیہ شادی یا کورٹ میرج کرلے تو والدین اسے کسی صورت برداشت نہیں کرتے۔ اس طرح کفو کی رعایت کا پہلو نظر انداز ہو کر کئی مسائل کو جنم دیتا ہے۔

منگنی سے نکاح کے سلسلہ جنبانی کا آغاز ہوتا ہے، اور منگنی رشتہ طلبی کا دوسرا نام ہے، فریقین جب رشتہ پسند کر لیتے ہیں تو منگنی مکمل ہو جاتی ہے۔ مگر اس منگنی میں بے اعتدالی یہ در آئی ہے کہ منگنی بھی شادی کی طرح دھوم دھام سے ہونے لگی ہے جبکہ ہمارے رہبر و رہنما نبی ﷺ کا فرمان یہ ہے کہ منگنی کو خفیہ رکھو اور نکاح کا اعلان کرو۔ حکمت اس کے خفیہ رکھنے میں ایک تو یہ نظر آتی ہے کہ کسی کو رخنہ اندازی کا موقع نہ ملے دوسرے یہ کہ منگنی کسی سبب ٹوٹ جائے تو دونوں خاندانوں میں سے کسی پر کوئی طعن نہ کر سکے۔ اور دونوں خاندانوں کو مزید رشتوں کی تلاش میں دشواری نہ ہو۔

ایک اور بے اعتدالی منگنی کے موقع پر منگیتروں کا ایک دوسرے کو انگوٹھی پہنانا اور پھر اکٹھے گھومنا پھرنا ہے جس کی انتہا خلوت نشینی کی صورت میں ظاہر ہوتی ہے۔ منگنی نکاح نہیں اور بغیر نکاح کے یہ ایک دوسرے کے لئے اجنبی ہیں جنہیں شریعت نے غیر محرم کہا ہے۔ اور غیر محرموں کا ایک دوسرے کے بدن کو چھونا اگرچہ انگوٹھی پہنانے ہی کے لئے ہو نا جائز ہے۔ اسی طرح ان کا آزادانہ گھومنا پھرنا اور خلوت نشیں ہونا بھی ناجائز ہے۔ افسوس کہ بعض اچھے خاصے پڑھے لوگ بھی understanding پیدا کرنے کے نام پر منگیتروں کو اس زنا کاری کی اجازت دے دیتے ہیں؟

ایک اور معاملہ شادی بیاہ کے موقع پر خواتین کے بے پردہ ہونے کا ہے، مشاہدہ کی بات ہے کہ کئی باپردہ لڑکیاں جو اپنے اسکول کالج اور یونیورسٹی تک جانے آنے میں اسکارف، نقاب اور پردہ کا اہتمام کرتی ہیں وہ شادی بیاہ میں کھلے بالوں کے ساتھ بے پردہ ہو کر شرکت کرتی ہیں نہ جانے اس موقع پر بے پردہ ہونے کی کیا دلیل ان کے پاس ہوتی ہے اور ان کے والدین اس موقع پر انہیں کیوں اس کی اجازت دے دیتے ہیں۔

☆ لاثواب الا بالنیة ☆ ثواب کا دارومدار نیت پر ہے ☆ (فقہی ضابطہ)

ایک اور بے اعتدالی مہر کے سلسلہ میں برتی جاتی ہے بعض لوگ ابھی بھی سوا بتیس روپے مہر پر اصرار کرتے ہیں جبکہ بعض ہزاروں اور لاکھوں روپے مہر لکھواتے ہیں، حالانکہ مہر کے سلسلہ میں واضح قرآنی حکم موجود ہے کہ **وآتوالنساء صدقاتهن نحله** یعنی مہر کو خواتین کا دینی و شرعی حق سمجھتے ہوئے خوش دلی سے ادا کیا جائے۔ مہر کی زیادہ سے زیادہ کوئی حد مقرر نہیں حسب استطاعت جتنا مہر کوئی ادا کرسکتا ہو اتنا ہی دینا قبول کرے اور یہ باہمی رضامندی (Mutual understanding) سے طے ہوسکتا ہے۔ تاہم سنن بیہقی اور دارقطنی میں وارد حدیث مبارکہ اور فقہاء کرام کی تصریحات سے معلوم ہوتا ہے کہ مہر کی کم ازکم مقدار دس درہم چاندی ہے جو آج کل کے اعتبار سے تقریبا بتیس گرام بنتی ہے۔ (مہر پر ایک مفصل نوٹ ہم فقہِ اسلامی شمارہ مارچ ۲۰۰۳ کے اداریہ میں لکھ چکے ہیں)

پاپ سانگز، میوزک، مووی، رقص و سرود، کھانے پر بے محابا خرچ، کھانے کا ضیاع اور دودھ پلائی، جوتا چھپائی، مہندی کے نام پر آرائش و زیبائش حسن اور ان جیسے فضول رسوم ورواجات اس کے علاوہ ہیں جن کا دین سے دور کا بھی واسطہ نہیں، آخر بیہودہ رسموں کے اس شترِ بے مہار کو کون لگام دے گا۔ اور بے اعتدالی اور بے راہ روی کا یہ طوفان کب تھمے گا؟ اللہ رب العالمین ہمارے حال پر رحم کرے اور ہمیں خود احتسابی کے ذریعہ اپنی اصلاح کی خود ہی توفیق مرحمت فرمادے (آمین)۔

جدید موضوعات پر نئی نئی کتابیں

تاریخ نفاذ حدود ☆ کاغذی کرنسی کی شرعی حیثیت ☆ کریڈٹ کارڈ (تاریخ، تعارف، شرعی حیثیت) ☆ کلوننگ (تعارف، امکانات، خدشات، شرعی نقطہ نظر) ☆ شیئرز کے کاروبار کی شرعی حیثیت ☆ بعض فقہی معاملات کی شرعی حیثیت ☆ بینکوں کے ذریعہ زکوۃ کی کٹوتی کی شرعی حیثیت ☆ شرعی علوم کی ترویج میں کمپیوٹر کا کردار ☆ امام و خطیب کی شرعی ومعاشرتی حیثیت ☆ مفتی کون؟ فتوی کس سے لیں؟ ☆ صلیبی جنگیں کل اور آج ☆ کڑوی روٹی ☆ انڈیکس شرح صحیح مسلم ☆ منتخب مباحث علوم القرآن ☆ روزہ رکھئے مگر! ☆ قربانی کیسے کریں ☆ لوگ کیا کہیں گے؟ قرآن حدیث فقہ اور سیرت پر مشتمل بچوں کے لئے انعامی سیٹ ☆

اسکالرز اکیڈمی پوسٹ بکس ۷۸۸۷ گلشن اقبال کراچی ۷۵۳۰۰

☆ الامور بمقاصدها ☆ اعمال کے احکام ان کے مقاصد کے مطابق ہوتے ہیں ☆